امام کے انتخاب کا حق

امام کے انتخاب کا حق:

سوال: مسجد کا انتظام وانصرام اس کے متولیان کرتے ہیں، مثلاً: پیش امام کا تقرر کرنا، اس کو معزول کرنا، کیا یہ حق متولیان کو حاصل ہے؟

هو المصوب

مسجد کی انتظامیہ اور اس کے متولیاں کو امام کے عزل ونصب کا اختیار ہے،(۱) البتہ انہیں تقرر کا اختیار اس صورت میں ہے، جبکہ امام واقعی امامت کے شرائط پر پورا اترے اور معزول کرنے کا اختیار اسی صورت میں ہے، جبکہ امام کے اندر شرائط امام مفقود ہوں۔(۲)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۲۷۶-۲۷۷)

مسجد کمیٹی کو امامت کے انتخاب کا حق:

سوال: ائمہ کے انتخاب کے لیے قابلیت وصلاحیت دیکھ کر کمیٹی ان کا انتخاب کرتی ہے، ایک صاحب کئی سال سے ایک مسجد میں تراویح پڑھاتے رہے؛ لیکن اس بار اس مسجد کے لیے امام جن کا جلد ہی تقرر ہوا ہے، وہ تراویح پڑھانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے کیا طریقہ ہے، کیا قرعہ اندازی سے مسئلہ حل کیا جائے؟

---

(۱) رجل بنى مسجدًا وجعله لله تعالىٰ فهو أحق الناس بمرمته وعمارته وبسط البوارى والحصير والقناديل والأذان والإقامة إن كان أهلاً لذٰلك فإن لم يكن فالرأى فى ذلك إليه. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/۱۱۰)(الباب السابع فيما يفسد الصلاة،الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة،فصل كره غلق باب المسجد،انيس)

(۲) (البانى) للمسجد (أولى) من القوم (بنصب الإمام والمؤذن فى المختار إلا إذا عين القوم أصلح ممن عينه) البانى. (الدر المختار وكذا فى مجمع الأنهر،كتاب الوقف: ٤/٧٥٤،دار إحياء التراث العربى)

(قوله:البانى أولى)وكذا ولده وعشيرته أولىٰ من غيره،أشباه (قوله:بنصب الإمام والمؤذن)أما فى العمارة فنقل فى أنفع الوسائل أن البانى أولىٰ (قوله:إذا عين القوم أصلح ممن عينه)لأن منفعة ذلك ترجع إليهم،أنفع الوسائل. (ردالمحتار،كتاب الوقف: ٤/٤٣٠،دار الفكر بيروت. انيس)

هو المصوب

دریافت کردہ صورت میں کمیٹی کو اختیار ہے کہ اپنی صوابدید سے دونوں ائمہ میں سے جن کو چاہیں منتخب کریں،(۱) اگر قرعہ اندازی کے ذریعہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۲۷۷)

امام کا انتخاب نمازیوں کے ذریعہ:

سوال: ایک مسجد جولاہوں کے نام سے مشہور ہے، جولاہوں نے امام کو نکال دیا اور حافظ ہم قوم کو بلا کر رکھ لیا۔ کیا دوسرے مسلمانوں کا حق اس مسجد میں ہے؟

الجواب

جن مقتدیوں کی جماعت زیادہ ہے، ان کی رائے سے امام مقرر ہوسکتا ہے؛ مگر بہر حال امام لائق امامت کے ہونا چاہیے، خواہ کسی قوم کا ہو۔ (۲) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۱۴۹)

قوم کی مرضی کے خلاف امام بنانا:

سوال: کیا عدالت کو کوئی حق شرعی حاصل ہے کہ قوم کا ایسا امام زبردستی مقرر کرے کہ قوم اس کو امام بنانے پر رضامند نہیں ہے؟

الجواب

عدالت کو یہ حق نہیں ہے؛ کیونکہ اس کا نفع ونقصان قوم کو ہے، لہٰذا بلا رضامندی قوم کے ان کے لیے عدالت کوئی امام مقرر نہ کرے اور عدالت کو اس میں کچھ حق نہیں ہے، **كما مر من أن منفعة ذلك ترجع إليهم.** (۳) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۹۵)

---

(۱)　قوله: "كنصب الإمام" يعني إذا لم يكن الباني موجودًا أما إذا كان فنصب الإمام إليه وهو مختار الإسكاف رحمه الله قال أبو الليث رحمه الله تعالىٰ: وبه نأخذ إلا أن ينصب شخصاً والقوم يريدون من هو أصلح منه. (العناية علىٰ هامش فتح القدير: ۱۰/۳٤٥، كتاب الديات)

(۲)　(أو الخيار إلى القوم) فإن اختلفوا اعتبر أكثرهم، ولو قدموا غير الأولىٰ أساؤوا. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۲، ظفير)

(۳)　(أو الخيار إلى القوم) فإن اختلفوا اعتبر أكثرهم، الخ، وأم قوماً وهم له كارهون، لفساد فيه، إلخ، كره له ذلك تحريماً لحديث أبي داؤد: "لا يقبل الله صلاة من تقدم قوماً وهم له كارهون". (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۲، ظفير)

امام کی تعیین کا مسئلہ:

سوال: ہمارے یہاں مسجد میں امام متعین نہیں، اگرچہ جماعت سے نماز ہوتی ہے؛ لیکن جو بھی حاضرین میں سے پڑھا دے، فرق مراتب بھی نہیں، غرض سوال یہ ہے کہ کسی امام کا متعین کر لینا مسنون اور زیادتی ثواب کا باعث ہے، یا جس طرح جماعت غیر متعین امام کے پیچھے ہوئی ہے، وہ مسنون ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

مقصد مشروعیت جماعت اور تعامل اہل مدینہ و مکہ کا تقاضا یہی ہے کہ کوئی امام مقرر کر لیا جائے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے زمانہ میں امام و مؤذن مقرر کیا ہے، اس کے بغیر مسجد کا نظم و انتظام صحیح رہ نہیں سکتا، دو صحابی سفر میں جا رہے تھے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک اذان دیدے اور تم میں سے جو بڑا ہو، وہ امام بن جائے، (۱) جب سفر میں آپ نے اتنا اہتمام فرمایا تو حضر میں بدرجہ اولیٰ اس سے زیادہ اہتمام فرماتے ہوں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۷۸/۴-۷۹)

کیا نائب امام ضروری ہے:

سوال (۱) کیا کسی مسجد میں نائب امام کا ہونا ضروری ہے، جبکہ مسجد کے متولی رکھنے سے قاصر ہوں؟ کیا صحیح العقیدہ عالم فاضل امام کی مرضی کے خلاف امام موصوف کا نائب مقرر کر سکتے ہیں؟

(۲) امام کا نائب مقرر کرنے کا حق امام کو ہے، یا ارا کین کمیٹی کو؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــــــ

(۱-۲) نائب امام مقرر کرنا از روئے شرع ضروری و لازمی نہیں ہے؛ بلکہ یہ کام اہل حل و عقد اور ذمہ داران مسجد کا ہے کہ جیسی ضرورت ہو، اسی کے مطابق مسجد کا کام انجام دیا جائے، اگر امام اپنا نائب خود مقرر کر لے تو وہ زیادہ بہتر ہے، ورنہ ذمہ داران مسجد مقرر کر سکتے ہیں۔ (۲)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۸۰/۲-۳۸۱)

---

(۱) عن أبی مسعود البدری رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "یؤم القوم أقرؤهم لکتاب اللہ وأقدمهم قراءة فإن کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم أقدمهم هجرة فإن کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم أکبر سناً. (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة؟ رقم الحدیث: ۵۸۲، ص: ۸٦، بیت الأفکار، انیس)

(۲) موجودہ دور میں یہ انتشار کا سبب ہوسکتا ہے؛ اس لیے اہل محلّہ یا انتظامیہ کمیٹی ہی مقرر کرے۔ انیس

زبردستی امام نہیں بننا چاہیے:

سوال: ایک شخص زبردستی مصلے پر چڑھ جاتا ہے، اوراس کی امامت پر کوئی بھی راضی نہیں، اس شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

زبردستی امام بننا درست نہیں۔(۱) فقط واللہ اعلم

محمد انور عفا اللہ عنہ، ۱۶؍رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ، الجواب صحیح: محمد صدیق غفرلہ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲؍۳۶۳-۳۶۴)

جو متعین امام کو زبردستی ہٹاوے اور خود دعویٰ امامت کرے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: ایک مولوی صاحب بیس سال سے قرآن شریف سنانے آیا کرتے تھے، تین سال سے بالکل آنا موقوف کردیا تھا، گویا لاپتہ تھے، ہم لوگوں نے رمضان شریف سے چھ مہینے پہلے ایک مولوی صاحب کو ملازم رکھ لیا تھا، شروع رمضان میں پہلے مولوی صاحب نے آکر دوسرے مولوی صاحب کو مصلے سے اتادیا اور ان کو مارا اور ان کا حق خود لے لیا، ان کو کچھ نہیں دیا، اس بارے میں شرعی فیصلہ کیا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

جو مولوی صاحب تین برس سے نہ آئے تھے اور دوسرے صاحب کو مقرر کرلیا تھا، ان کو یہ جائز نہ تھا کہ امامِ جدید کو جس کو نمازیوں نے اور اہل محلّہ نے مقرر کرلیا تھا، امامت سے منع کریں اور مصلے سے ہٹادیں، یہ فعل ان کا حرام اور ناجائز تھا اور مارنا ظلم صریح ہے، وہ فاسق ہوگیا اور اس کا کچھ حق اس میں نہیں ہے جو کہ امام ثانی کے لیے جمع کیا گیا، یہ اس امام سابق کا ظلم صریح ہے کہ اس کو اپنا حق سمجھتا ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳؍۱۹۷)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال: "رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاثۃٌ لا تقبل منہم صلٰوتہم: من تقدم قوماً وہم لہ کارہون، ورجل أتی الصلاۃ دباراً والدبار أن یأتیہا بعد أن تفوتہ ورجل اعتبد محرّرۃً". (رواہ أبوداؤد، وابن ماجۃ) (مشکوٰۃ المصابیح: ۱؍۱۰۰) (کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث: ۱۱۲۳)/ سنن أبی داؤد، باب الرجل یؤم القوم وہم لہ کارہون (ح: ۵۹۳)/ سنن ابن ماجۃ، باب من أم قوماً وہم لہ کارہون (ح: ۹۷۰)/ السنن الصغیر للبیہقی، باب من کرہ الإمامۃ واستحب الأذان (ح: ۵۳٤)/ السنن الکبریٰ، باب ماجاء فیمن أم قوما وہم لہ کارہون (ح: ۵۳۳۹) انیس)

(۲) (والخیار إلی القوم) فإن اختلفوا اعتبر أکثرہم، إلخ، وإمام الراتب أولٰی. (الدر المختار علی ہامش رد المحتار، باب الإمامۃ: ۱؍۵۲۲، ظفیر)

ثم ہذا الإطلاق مقید بقیود أن لا یکون ثمۃ راتب فإن کان قدم مطلقاً کمافی السراج. (النہر الفائق، باب الإمامۃ: ۱؍۲٤۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت. انیس)

باقاعدہ امام مقرر نہ ہونے والی مسجد میں استحقاق نہ رکھنے والے کو امام مقرر کرنے کی باز پرس کس سے ہوگی:

سوال: جس مسجد میں امام مقرر نہ ہو یا موجود نہ ہو، امامت کا استحقاق کسے حاصل ہے؟ آج کل خشخشی داڑھی والے امام بہت ہیں۔

الجواب

خشخشی داڑھی والے کی نماز مکروہ ہے۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۵۰/۳)

اہل کے ہوتے ہوئے غیر اہل کو امام بنانا:

سوال: زید وعمر دونوں ایک مسجد میں رہتے ہیں، زید امام مقرر ہے جو عالم، حافظ قاری ہے؛ لیکن خوشامد یا ڈر کی وجہ سے عمر کو نماز کے لیے کھڑا کر دیتا ہے، جو نہ حافظ ہے، نہ قاری اور نہ مولوی ہے اور قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا تو کیا زید کے ہوتے ہوئے عمر کی اقتدا میں سب کی نماز درست ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب

اس مسئلے میں دو باتیں قابل غور ہیں، اول یہ کہ زید جب امام مقرر ہے تو عمر کو امامت نہیں کرنی چاہیے، اگر زید کی اجازت کے بغیر امامت کرتا ہے تو پھر تو مکروہ تحریمی ہے اور زید کی اجازت سے پڑھاتا ہے، پھر بھی خلاف اولیٰ ہے؛(۲) کیوں کہ وہ زید سے کمتر ہے۔(۳)

---

(۱) وأخذ أطراف اللحية،والسنة فيها القبضة ... ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته إلخ قوله:(والسنة فيها القبضة)وهو أن يقبض الرجل لحيته،فما زاد منها علىٰ قبضة قطعه. كذا ذكرمحمد فى كتاب الآثارعن الإمام.قال:وبه نأخذ ،محيط،اهـ .(ردالمحتار: ٤٠٧/٦) (كتاب الحظروالاباحة،باب الاستبراء و غيره ، انيس)

(۲) دخل المسجد من هو أولىٰ بالإمامة من إمام المحلة فإمام المحلة أولىٰ،كذا فى القنية. (الفتاوىٰ الهندية: ۸۳/۱،الباب الخامس فى الإمامة(الفصل الثانى فى بيان من هو أحق بالإمامة،انيس)

أيضاً. ويكره للرجل:أن يؤم الرجل فى بيته إلا بإذنه،لما روينا من حديث أبى سعيدمولىٰ بنى أسيد،ولقول النبى صلى اللّٰه عليه وسلم:لا يؤم الرجل فى سلطانه،ولا يجلس علىٰ تكرمة أخيه إلابإذنه ولأن فى التقدم عليه ازدراء به بين عشائره وأقاربه،وذا لا يليق بمكارم الأخلاق،ولو أذن له لا بأس به؛لأن الكراهة كانت لحقة،إلخ .(بدائع الصنائع: ۱۵۸/۱ ،كتاب الصلاة،فصل فى بيان من هو أحق بالإمامة)(والحديث أخرجه أبو داؤد،كتاب الصلاة،باب من أحق بالإمامة،رقم الحديث: ۵۸۲،ص: ۸٦، بيت الأفكار،انيس)

(۳) الأولىٰ بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة.(الفتاوىٰ الهندية: ۸۳/۱،الباب الخامس فى الإمامة، الفصل الثانى فى بيان من هو أحق بالإمامة)

دوسری بات یہ ہے کہ زید عالم، حافظ وقاری ہے اس کے برعکس عمر قرأت صحیح نہیں پڑھتا، حافظ عالم، قاری بھی نہیں ہے، ایسی صورت میں دو حالتیں ہیں کہ عمر کی قرأت مخارج حروف اور صفات ذاتیہ کی ادائیگی کے ساتھ ہے، یا نہیں؟

نمبر:۱۔ اگر مخارج حروف اور صفات ذاتیہ کو ادا نہیں کرتا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

اور نمبر:۲۔ اگر مخارج وصفات ذاتیہ کو ادا کرتا ہے؛ لیکن صفات محسنہ ممیّزہ سے بے خبر ہے تو ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی؛ لیکن زید کے مقابلہ میں اس کی امامت خلاف افضل اور مکروہ تنزیہی ہے۔

رہا یہ کہ قرأت صحیح پڑھتا ہے، یا نہیں؟ اس کا فیصلہ مستند قراء کر سکتے ہیں، عامۃ الناس نہیں کر سکتے؛ اس لیے زید اگر اس مسئلے میں نرمی کرتا ہے، عمر کی قرأت کسی دوسرے مستند قاری جس پر اعتماد ہو، سنا کر فیصلہ لے لیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۴۲۶)

جس کا استحقاق نہ ہو امامت کروانے کا ذمہ دار کون ہے امام، منتظمین یا مقتدی:

سوال: جس کا استحقاق نہ ہو، امامت کروانے کا ذمہ دار کون ہے: امام، منتظمین، یا مقتدی؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ

دونوں سے باز پرس ہوگی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۴۵۰)

امام کے علاوہ دوسرا شخص امامت کرے:

سوال: کیا امام کا دوسرے شخص کو امامت کے لیے آگے بڑھانا درست ہے؟ اور کیا جماعت میں وقت کی پابندی لازمی ہے؟ اگر کچھ لوگ یہ کہیں کہ کچھ لوگ وضو کر رہے ہیں تو تاخیر کرنا درست ہے؟

ھو المصوب ـــــــــــــــــــــــ

مقررہ امام نماز پڑھائے، یا اس کی اجازت سے دوسرا امامت کر سکتا ہے،(۲) نماز کے اوقات کی پابندی کا لحاظ کیا جائے گا، اگر عام طور سے لوگ تاخیر سے آتے ہوں تو ان کا خیال کر کے کبھی کچھ تاخیر کی جاسکتی ہے۔

تحریر: محمد ظہور ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۳۸۱)

---

(۱) ومنها القراءة بالالحان أن غير المعنى وإلا لا.(الدر المختار: ۱/ ٦٣٠،طبع ایچ ایم سعید)

(۲) (و) اعلم أن (صاحب البيت) ومثله إمام المسجد الراتب (أولى بالإمامة من غيره) مطلقًا.(الدر المختار مع ردالمحتار: ۲/ ۲۹۷)(کتاب الصلاة،باب الإمامة،انیس)

وقيد في السراج الوهاج تقديم الأعلم بغير الإمام الراتب وأما الإمام الراتب فهو أحق من غيره وإن كان غيره أفقه منه.(البحر الرائق،الأحق بالإمامة في الصلاة: ۱/ ٣٦٨،دار الكتاب الإسلامي بيروت.انیس)

متولی کی اجازت سے امامت کی جائے:

سوال: ہمارے علاقہ میں ایک مسجد ہے، جس میں ایک امام مقرر ہے، جو نماز پڑھاتا ہے، ایک صاحب ہیں، جو باہر رہتے ہیں، وہ علم میں اس امام سے بڑھے ہوئے ہیں، وہ کبھی آ کر بغیر امام کی اجازت کے نماز پڑھا دیتے ہیں، جب کہ امام موجود ہوتا ہے، خاص طور سے جمعہ کے دن، جب کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہوتی ہے، وہ آتے ہی تقریر کرتے ہیں اور منبر پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھا دیتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

هو المصوب

متولی مسجد سے اجازت حاصل کئے بغیر ان کو امامت نہ کرنا چاہیے؛(۱) کیوں کہ بلا اجازت مسلمانوں میں اختلاف کا اندیشہ ہے، اگر متولی یا مصلیان مسجد کی جانب سے اجازت ہے اور کسی طرح کے انتشار کا اندیشہ نہیں ہے تو مقرر امام ان کے اعلم ہونے کی وجہ سے ان کو امامت کے لیے بڑھا دے؛(۲) تا کہ مسلمانوں میں انتشار کا اندیشہ نہ پایا جائے، بہر حال امامت کے مسئلہ کو اختلاف کا باعث نہ بنایا جائے، ان کے بلا اجازت امامت کرنے سے مقتدیوں کی نماز میں کسی طرح کی کراہت نہیں ہوگی۔

تحریر: ساجد علی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۳۸۲/۲-۳۸۳)

اصل امام کی موجودگی میں دوسرا شخص امامت کے لیے آگے بڑھتا ہے، اس کے پیچھے لوگ نماز پڑھیں، یا نہیں:

سوال: وہ شخص جو تقریباً پچیس برسوں سے امامت کرتا چلا آرہا ہے، اس کی موجودگی میں دوسرا ایک لڑکا گاؤں کا

---

(۱) (و)اعلم أن صاحب البيت)ومثله إمام المسجد الراتب(أولٰى بالإمامة من غيره)مطلقًا(الدر المختار مع الرد: ۲۹۷/۲)قوله:(مطلقًا)أى وإن كان غيره من الحاضرين من هو أعلم و إقرأ منه.(ردالحتار: ۲۹۷/۲)(كتاب الصلاة،باب الإمامة،مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد،انيس)

(۲) (وإذا حدث مـمانع الإقتداء أو كان بحيث يصح فالسنة أن يقدموا)أى القوم (أعلمهم والمراد به أعلمهم بمسائل الصلاة)أى بما يصلحها ويفسدها(وإن كان غير متبحر فى بقية العلوم وهو الولى من المتبحر فى البقية)ولم يكن أعلم بمسائل الصلاة (ذكر معناه فى شرح الإرشاد)ولا بد مع ذلك أن يكون حافظا لمقدار ما تجوز به الصلاة لأنه إذا خلى عن ذلك لا يكون عالماً بما يصلحها وشرط الزيلعى كونه حافظا لمقدار المسنون وشرط فى النهر أن يكون حافظا لمقدار الواجب وعزاه إلى الدراية وهو معيز بالمبسوط ،الخ.(إسعاف المولىٰ القدير شرح زاد الفقير: ۸٦،مخطوطة جامعة الملك سعود.انيس)

جو ابھی نیا حافظ قرآن ہوا ہے، ۱۵/ یا ۱۶/ سال کی عمر ہوگی نا کتخدا داڑھی پر ہے اور اکثر بیشتر فجر کی نماز قضا کر دیتا ہے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟ (بقلم شمس الدین انصاری، پوسٹ شاہ گنج، ضلع جونپور)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

سابق امام اگر دیندار، صوم وصلاۃ کا پابند ہے، متقی پرہیزگار ہے، نیز لوگوں نے اس کو امام بھی بنایا ہے تو ایسی صورت میں نوجوان لڑکے کو مصلیٰ پر جا کر نماز پڑھانے کا کوئی حق نہیں، جب کہ سابق امام موجود ہے، اس کو لازم ہے کہ فوراً اپنی حرکت سے باز آ جائے، امام سابق کی موجودگی میں امامت کر کے فتنہ کا دروازہ نہ کھولے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ (حبیب الفتاویٰ: ۸۸/۴)

☆☆☆

(۱) (أوالخيارإلى القوم)فإن اختلفوااعتبرأكثرهم،ولوقدمواغيرالأولىٰ أساءوا. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار،باب الإمامة: ۵۲۲/۱،انيس)

عن أبى مسعود البدرى رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله وأقدمهم قراءة ، فإن كانوا فى القراءة سواء فليؤمهم أقدمهم هجرة ، فإن كانوا فى الهجرة سواء فليؤمهم أكبر سناً.(سنن أبى داؤد، كتاب الصلاة،باب من أحق بالإمامة؟رقم الحديث: ۵۸۲،ص: ۸۶،بيت الأفكار،انيس)

(و)اعلم أن (صاحب البيت) ومثله إمام المسجد الراتب (أولىٰ بالإمامة من غيره) مطلقًا.(الدرالمختارمع ردالمحتار: ۲۹۷/۲)(كتاب الصلاة،باب الإمامة،انيس)